91370 ـ آنكھ يا كندھے كى شكل، يا آية الكرسى كنندہ سونا پہننے كا حكم

سوال

بہت سے لوگ سونے كا ٹكڑا ايك دوسرے كو بطور ہديہ ديتے ہيں، اس پر آية الكرسى، يا لفظ جلالہ (اللہ)، يا پھر اللہ جل جلالہ كے الفاظ كنندہ ہوتے ہيں، اور ايك اور قسم بھى ہے جو كندھے يا آنكھ يا دل كى شكل ميں ہوتا ہے، يا پھر زرد موتى كى شكل ميں.
سوال يہ ہے كہ: ان ميں سے حرام كونسا ہے، اور كيوں حرام ہے ، اور اگر اس طرح كا سونا كسى مسلمان كو ہديہ ملے تو اسے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پہنے جانے والے سونے پر آية الكرسى يا لفظ جلالہ لكھنا مشروع نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں اس كى توہين ہے، اور ايسا كرنے ميں يہود و نصارى كى مشابہت بھى ہو سكتى ہے، كيونكہ وہ صليب كو لٹكا كر اس كى تعظيم كرتے ہيں.

ليكن انگوٹھى ميں نام لكھنے كى رخصت آئى ہے، چاہے نام لفظ جلالہ پر مشتمل ہو، مثلا عبد اللہ، اور عبد الرحمن، اور اسى طرح انگوٹھى پر كوئى جملہ مفيدہ لكھنے ميں بھى كوئى حرج نہيں، چاہے اس ميں اللہ كے نام ميں سے كوئى نام بھى آتا ہو مثلا: الحمد للہ، اور توكلت على اللہ ..... اس كے متعلق صحابہ كرام سے بہت كچھ وارد ہے، اس كى تفصيل اور كچھ مثاليں سوال نمبر (68805) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، آپ ا سكا مطالعہ كر ليں.

اور مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ہمارے پاس دل كى اشكال ہيں جن پر لفظ جلالہ كنندہ ہے، جسے عرب اور غير عرب ہر جنس كے لوگ ليتے ہيں، اور ہم عرب كو يہ بات كہہ ديتے ہيں كہ اسے بيت الخلاء ميں لے جانا حرام ہے، آپ برائے مہربانى اس كى فروخت كے متعلق معلومات فراہم كريں.

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" جس زيور پر لفظ جلالہ كنندہ ہو اس كى فروخت جائز نہيں، ليكن اگر لفظ جلالہ اس سے مٹا ديا جائے تو پھر جائز

ہے، پہلے بھی کمیٹی کو اس طرح کا سوال ہو چکا ہے، جس کا جواب فتوی نمبر (2077) میں دیا گیا ہے سوال درج ذیل ہے :

ہم جناب والا کو اپنی اس درخواست کے ساتھ سونے کا زیور بھی بھیج رہے ہیں جس پر لفظ جلالہ (اللہ) لکھا ہوا ہے، اور یہ زیور ہم مسلمانوں کی عورتیں بطور زیور زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، کچھ ایام قبل امر بالمعروف والنھی عن المنکر کمیٹی کے بھائیوں نے ہمیں بتایا کہ یہ زیور استعمال کرنا حرام ہے، کیونکہ اس پر لفظ جلالہ لکھا ہوا ہے.

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ یہ زیور مسلمان عورتوں کے علاوہ کوئی اور استعمال نہیں کرتا، اور وہ بھی زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، برخلاف یہودی اور عیسائی عورتوں کے، عیسای عورتیں صلیب کنندہ زیور پہنتی ہیں، یا پھر بت والا زیور، اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور پہنتی ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع کے متعلق اپنی رائے بیان کریں.

کمیٹی نے درج ذیل جواب دیا:

" یہ دیکھتے ہوئے کہ اس زیور پر لفظ جلالہ کنندہ ہے، اور مسلمان عورتیں اسے سینوں پر اس طرح لٹکاتی ہیں جس طرح عیسائی صلیب والا اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور لٹکاتی ہیں.

اور یہ دیکھتے ہوئے کہ جس میں اللہ کا نام ہے اسے بعض اوقات تو تکلیف دور کرنے یا نفع کے حصول کے لیے لٹکایا جائیگا، اور بعض اوقات کسی اور مقصد کے لیے، اور اسے لٹکانا توہین کا باعث بن سکتا ہے، مثلا یہ کہ سوتے وقت اس کے اوپر آ جائے، یا پھر وہ اسے لے کر کسی ایسی جگہ جائے جہاں کلام اللہ یا اللہ کے نام پر مشتمل چیز کو لے جانا مکروہ ہو؛ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ لفظ جلالہ والا زیور استعمال کرنا جائز نہیں، تا کہ بطور سد ذریعہ یہود و نصاری سے مشابہت نہ ہو، کیوکہ مسلمانوں کو یہود و نصاری کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے، اور اللہ تعالی کے نام کی توہین نہ ہو، اور اس لیے بھی کہ عمومی طور پر تعویذ لٹکانے کی ممانعت بھی آئی ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 473).

دوم:

دل کی شکل والا سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کندھے یا آنکھ کی شکل یا پھر نیلے منکے کی شکل میں ہو تو اسے نہیں پہننا چاہیے، کیونکہ یہ اشیاء اس اعتقاد کے ساتھ لوگ پہنتے ہیں کہ یہ نظر بد سے بچاتے ہیں، یا نصیب بر لاتے ہیں، حتی کہ اگر مسلمان شخص کا اس کے پہننے میں یہ غلط اعتقاد نہ بھی ہو تو اسے پھر بھی نہیں پہننا چاہئے کیونکہ اس سے اس شخص کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جس نے غلط اعتقاد سے پہنا ہو.

اور پھر لوگوں كے ليے اس كے بارہ ميں سوء ظن كا بھى باعث بن سكتا ہے كہ وہ يہ گمان كرينگے كہ اس نے نظر بد سے بچنے كے ليے پہن ركھا ہے، اس ليے يہ پہننا جائز نہيں، اور يہ تعويذ پہننے كى ممانعت ميں شامل ہو گا.

امام احمد نے عقبہ بن عامر جھنى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے تميمہ (تعويذ) لٹكايا اس نے شرك كيا "

مسند احمد حديث نمبر (17458) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور امام احمد نے عقبہ بن عامر رضى اللہ تعالى عنہ سے ہى بيان كيا ہے وہ كہتے ہيں: وہ كہتے ہيں ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" جس نے تميمہ (تعويذ) لٹكايا تو اللہ ا سكا كام پورا نہ كرے، اور جس نے كوڑى لٹكائى اللہ اس كى بيمارى دور نہ كرے "

مسند احمد حديث نمبر (17440) شعيب ارناؤط نے مسند احمد كى تحقيق ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

تميمہ اسے كہتے ہيں جو نظر بد اور آفات سے بچنے كے ليے لٹكايا جائے.

خطابى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

التميمۃ: كہا جاتا ہے كہ منكے تھے جو آفات كو دور كرنے كے ليے لٹكاتے تھے "

اور بغوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

التمائم: تميۃ كى جمع ہے، اور يہ منكے دانے ہيں جو عرب اپنى اولاد كے گلے ميں اپنے گمان كے مطابق نظر بد سے بچنے كے ليے لٹكاتے تھے، تو شريعت نے اسے باطل قرار ديا "

ديكھيں: التعريفات الاعتقاديۃ صفحہ (121).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور (الودعۃ) الودع كى واحد ہے، اور يہ سمند سے نكالے جانے والے پتھر (كوڑياں) ہيں، جو نظر بد سے بچنے كے ليے لٹكاتے اور گمان كرتے تھے كہ انسان جب يہ كوڑى لٹكائے تو نظر بد نہيں لگتى، يا پھر جن نہيں چھوتا.

قولہ: " لا ودع اللہ لہ " يعنى اللہ تعالى اسے سكون و آرام نہ دے، اور الدعۃ كا ضد پريشانى اور تكليف ہے.

اور کہا جاتا ہے: اللہ تعالی اس کے لیے خیر نہ چھوڑے؛ تو اس کے مقصد کے الٹ معاملہ کیا گیا ہے.

اور قولہ: (اس نے شرك کیا) اگر ا سکا اعتقاد یہ ہو کہ وہ چیز فی نفسہ اللہ کے حکم کے بغیر تکلیف دور کرتی ہے تو یہ شرك اکبر ہو گا، وگرنہ شرك اصغر. " انتہی.

دیکھیں: القول المفید شرح کتاب التوحید (1 / 189).

جس شخص کو اس طرح کے سونے کا ٹکڑا ہدیہ میں ملے تو وہ اسے پہنے نہیں، بلکہ فروخت کر دے، اور اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کرنے سے قبل اس کے نشانات مٹا دے کہ ا سکا پہننا ممکن نہ ہو، بلکہ وہ ڈھال کر نیا بنایا جائے.

واللہ اعلم .